کفِ آئینہ

پروین شاکر

allurdubooks.blogspot.com

ترتیب

پت جھڑ سے ہے گلہ نہ شکایت ہوا سے ہے 05
بہت رویا وہ ہم کو یاد کر کے 07
چلنے کا حوصلہ نہیں، رکنا محال کر دیا 08
زبان پہ تذکرہ بام و در نہیں لاتا 10
تخت ہے اور کہانی ہے وہی 11
میں اس سے بھلا کہاں ملی تھی 13
جب ساز کی لے بدل گئی تھی 15
دو شعر 17
یہ میرے ہاتھ کی گرمی 19
نہ میں نے چاند دیکھا 22
مگر اس دل کی ویرانی 24
سلا رہا تھا نہ بیدار کر سکا تھا مجھے 25
تھک گیا ہے دل وحشی مرا فریاد سے بھی 26
جشن سا آٹھ پہر دل میں ہے 27
حرف تازہ نئی خوشبو میں لکھا چاہتا ہے 28
چپ رہتا ہے وہ اور آنکھیں بولتی رہتی ہیں 30
وقت رخصت آ گیا، دل پھر بھی گھبرایا نہیں 31
یہ کیسا خلا ہے! 32
ہوا م جام صحت تجویز کرتی ہے 33

allurdubooks.blogspot.com

ایک ساؤنڈ پروف نظم	37
ایک عجیب روٹھی خیال میں مرے آگئی	41
خوشی کی بات ہے یا دکھ کا منظر دیکھ سکتی ہوں	43
بھولا نہیں دل عتاب اس کے	45
تین شعر	46
دل میں آئی رات	47
جیسے مشامِ جاں میں سمائی ہوئی ہے رات	49
تمہاری ہنسی	53
نئے سال کی دعا	54
یہ پیاس سماعت کی	55
صحرا کی طرح تپتی ہوئی برف	56
ظلم کے ہاتھوں میں اذیت میں ہے جس طرح حیات	58
سلگ رہا ہے مرا شہر، جل رہی ہے ہوا	59
نہ بجھ رہی ہے نہ اب کے بھڑک رہی ہے ہوا	60
کیوں مجھ پہ ہوا ہے مہرباں تو	61
رکی ہوئی ہے ابھی تک بہار آنکھوں میں	63
ایک خالی دوپہر	64
سیمیا	71
دیکھ کر دانہ جو آئے ہیں سرِ شاخ پرند	73
جز طلب اس سے کیا نہیں ملتا	74

allurdubooks.blogspot.com

تاروں کے لیے بہت کڑی تھی	76
رخصت کی کسک رہی ہے اب تک	77
لو چراغوں کی کل شب اضافی رہی	79
آنکھوں نے کیسے خوب تراشے ہیں، ان دنوں	81
سنڈریلا...... Unisited	82
ایک ہی ہاتھ میں سب کچھ سمٹ آیا شاید	90
نثری نظم	91
تمہاری سالگرہ پر	93
سلام	95

IqbalCyberLibrary All rights reserved. ©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

☆

پت جھڑ سے گلہ ہے نہ شکایت ہوا سے ہے
پھولوں کو کچھ عجیب محبت ہوا سے ہے

سرشاریٔ شگفتگیٔ گل کو کیا خبر
منسوب ایک اور حکایت ہوا سے ہے

رکھا ہے آندھیوں نے ہی ہم کو کشیدہ سر
ہم وہ چراغ ہیں جنہیں نسبت ہوا سے ہے

اس گھر میں تیرگی کے سوا کیا رہے جہاں
دل شمع پر ہیں اور ارادت ہوا سے ہے

allurdubooks.blogspot.com

بس کوئی چیز ہے کہ سلگتی ہے دل کے پاس
یہ آگ وہ نہیں جسے صحبت ہوا سے ہے

صرصر کو اذن ہو جو صبا کو نہیں ہے بار
کنجِ قفس میں زیست کی صورت ہوا سے ہے

گل چیں کو ہی خرام صبا سے نہیں ہے خار
اب کے تو باغباں کو عداوت ہوا سے ہے

خوشبو ہی رنگ بھرتی ہے تصویر باغ میں
بزم خبر میں گل کی سیادت ہوا سے ہے

دست شجر میں رکھے کہ آ کر بکھیر دے
آئین گل میں خاص رعایت ہوا سے ہے

اب کے بہار دیکھئے کیا گل کھلائے گی
دلدادگان رنگ کو وحشت ہوا سے ہے

allurdubooks.blogspot.com

غزل

بہت رویا وہ ہم کو یاد کر کے
ہماری زندگی برباد کر کے

پلٹ کر پھر یہیں آ جائیں گے ہم
وہ دیکھے تو ہمیں آزاد کر کے

رہائی کی کوئی صورت نہیں ہے
مگر ہاں منتِ صیاد کر کے

بدن میرا چھوا تھا اس نے لیکن
گیا ہے روح کو آباد کر کے

allurdubooks.blogspot.com

ہر آمر طول دینا چاہتا ہے
مقرر ظلم کی معیاد کر کے

غزل

چلنے کا حوصلہ نہیں ، رکنا محال کر دیا
عشق کے اس سفر نے تو مجھ کو نڈھال کر دیا

اے مری گل زمیں تجھے چاہ تھی اک کتاب کی
اہلِ کتاب نے مگر کیا ترا حال کر دیا

ملتے ہوئے دلوں کے بیچ اور تھا فیصلہ کوئی
اس نے مگر بچھڑتے وقت اور سوال کر دیا

اب کے ہوا کے ساتھ ہے دامنِ یار منتظر
بانوئے شب کے ہاتھ میں رکھنا سنبھال کر دیا

ممکنہ فیصلوں میں ایک ، ہجر کا فیصلہ بھی تھا
ہم نے تو ایک بات کی ، اس نے کمال کر دیا

میرے لبوں پہ مہر تھی ، پر شیشہ رُو نے تو
شہر کے شہر کو مرا واقف حال کر دیا

allurdubooks.blogspot.com

چہرہ و نام ایک ساتھ آج نہ یاد آ سکے
وقت نے کس شبیہ کو خواب و خیال کر دیا

مدتوں بعد اس نے آج مجھ سے کوئی گلہ کیا
منصب دلبری یہ کیا مجھ کو بحال کر دیا

Iqbal CyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

غزل

زباں پہ تذکرۂ بام و در نہیں لاتا
وطن سے کوئی خبر نامہ بر نہیں لاتا

گلاب کو نہ یقیں ہو گا جب تلک صیاد
ہوا کے طشت میں اک مشت پر نہیں لاتا

یہ راہ عشق ہے مقتل سے ہو کے جاتی ہے
سو اس سفر میں کوئی دل میں ڈر نہیں لاتا

allurdubooks.blogspot.com

تمام بوجھ تو رستے میں جمع ہوتا ہے
ورود سے کوئی رختِ سفر نہیں لاتا

میں جس کے دھیان میں پہروں اداس رہتی ہوں
خیال دل میں مرا لمحہ بھر نہیں لاتا

سوادِ شام! اسیروں میں کون شامل ہے
بلا سبب کوئی نیزے پہ سر نہیں لاتا

غزل

تخت ہے اور کہانی ہے وہی
اور سازش بھی پرانی ہے وہی

قاضیِ شہر نے قبلہ بدلا
لیک خطبے میں روانی ہے وہی

خیمہ کش اب کے ذرا دیکھ کے ہو
جس پہ پہرہ تھا ، یہ پانی ہے وہی

صلح کو فتح کیا دل میں مگر
اب بھی پیغام زبانی ہے وہی

allurdubooks.blogspot.com

آج بھی چہرۂ خورشید ہے زرد
آج بھی شام سہانی ہے وہی

بدلے جاتے ہیں یہاں روز طبیب
اور زخموں کی کہانی ہے وہی

دجلہ غم یونہی آراستہ ہے
دل کی پوشاک شہانی ہے وہی

شہر کا شہر یہاں ڈوب گیا
اور دریا کی روانی ہے وہی

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

غزل

میں اس سے بھلا کہاں ملی تھی
بس خواب میں خواب دیکھتی تھی

سایہ تھا کوئی کنارِ دریا
اور شام کی ڈوبتی گھڑی تھی

کہرے میں چھپا ہوا تھا جنگل
چڑیا کہیں دور بولتی تھی

لپٹی ہوئی دھند کی ردا میں
اک زرد گلاب کی کلی تھی

اک سبز غبار تھا فضا میں
بارش کہیں سانس لے رہی تھی

بادل کوئی چھو گیا تھا مجھ کو
چہرے پہ عجیب تازگی تھی

allurdubooks.blogspot.com

آنکھوں میں ٹھہر گئی تھی شبنم
اور روح میں نرم روشنی تھی

کیا چیز تھی جو میرے بدن میں
آہستہ آہستہ کھل رہی تھی

اک گیت ہوا کے ہونٹ پر تھا
اور اس کی زبان اجنبی تھی

اس رات جبینِ ماہ پر بھی
تحریر کوئی قدیم سی تھی

allurdubooks.blogspot.com

یہ عشق نہیں تھا اس زمیں کا
اس میں کوئی بات سرمدی تھی

غزل

جب ساز کی لے بدل گئی تھی
وہ رقص کی کون سی گھڑی تھی

اب یاد نہیں کہ زندگی میں
میں آخری بار کب ہنسی تھی

جب کچھ بھی نہ تھا یہاں پہ ماقبل
دنیا کس چیز سے بنی تھی

مٹھی میں تو رنگ تھے ہزاروں
بس ہاتھ سے ریت بہہ رہی تھی

ہے عکس، تو آئینہ کہاں ہے
تمثیل یہ کس جہان کی تھی

ہم کس کی زبان بولتے ہیں
گر ذہن میں بات دوسری تھی

allurdubooks.blogspot.com

تنہا ہے اگر ازل سے انسان
یہ بزم کلام کیوں سجی تھی

تھا آگ ہی گر مرا مقدر
کیوں خاک میں پھر شفا رکھی تھی

کیوں موڑ بدل گئی کہانی
پہلے سے اگر لکھی ہوئی تھی

allurdubooks.blogspot.com

دوشعر

خلقت نہیں ہے ساتھ تو پھر بخت بھی نہیں
کچھ دن یہی رہے گا تو یہ تخت بھی نہیں

مایوس ہو کے دیکھ رہے ہیں خلا میں گھر
اتنی تو یہ زمین مگر سخت بھی نہیں

allurdubooks.blogspot.com

نظم

سوادِ زندگانی میں
اک ایسی شام آتی ہے
کہ جس کے سرمئی آنچل میں
کوئی پھول ہوتا ہے
نہ ہاتھوں میں کوئی تارہ!
جو آکر بازوؤں میں تھام لے
پھر بھی
رگ و پے میں کوئی آہٹ نہیں ہوتی
کسی کی یاد آتی ہے
نہ کوئی بھول پاتا ہے
نہ کوئی غم سلگتا ہے
نہ کوئی زخم سلتا ہے
گلے ملتا ہے کوئی خواب
نے کوئی تمنا ہاتھ ملتی ہے
سوادِ زندگانی میں
اک ایسی شام آتی ہے
جو خالی ہاتھ آتی ہے!

IqbalCyberLibrary All rights reserved ©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

یہ میرے ہاتھ کی گرمی

یہ میرے ہاتھ کی گرمی
جسے چھو کر
تمہاری آنکھ میں حیرت کے ڈورے ہیں
کہ اس سے قبل جب بھی تم نے میرا ہاتھ تھاما
برف کا موسم ہی پایا تھا
یہ موسم میرے اندر کتنے برسوں سے فروکش تھا
بہار آتی تھی
اور میرے دریچوں پر کبھی دستک نہ دیتی تھی
گلابی بارشیں
میرے لیے ممنوع تھیں
اور صبح کا تازہ ہوا کا ذائقہ
میں بھول بیٹھی تھی
مرے ملبوس سے سب گرم رنگوں کو شکایت تھی
مجھے بس برف کی چادر پہننے کی اجازت تھی
مگر جاناں!
تمہارے ساتھ نے تو روح کا موسم بدل ڈالا
یہاں اب رنگ کا تہوار ہے
خوشبو کا میلہ ہے
مرا ملبوس اب گہرا گلابی ہے

allurdubooks.blogspot.com

مرے خوابوں کا چہرہ ماہتابی ہے

مرے ہاتھوں کی حدت آفتابی ہے جسے چھو کر......

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

نظم

پہلے بھی یہ دل ہجر سے بے حال ہوا ہے
پہلے بھی بچھڑنے کی سزا پائی ہے اس نے
رخصت کی اذیت میں جو شدت ہے، نئی ہے
آیا ہے بہت یاد کسی چشم کا جادو
خود سے بہت آئی کسی ملبوس کی خوشبو
کھینچا ہے بہت قلب کو گزرے ہوئے کل نے
دن بھر کبھی دوری نے زبوں حال رکھا ہے
رخصت کی گھڑی ٹھہر گئی روح میں جیسے!
اس بار جو آیا ہے مگر، ہجر کا موسم
اس میں دلِ بیمار کی وحشت ہی الگ ہے
مٹی سے جدائی کی حکایت ہی الگ ہے
کچھ دیر کی تاخیر جو ہوتی ہے وطن سے
لگتا ہے کہ اب جان نکل جائے گی تن سے!

allurdubooks.blogspot.com

نہ میں نے چاند دیکھا

نہ میں نے چاند دیکھا
اور نہ کوئی تہنیت کا پھول کھڑکی سے اٹھایا
مرا ملبوس اب بھی ملگجا ہے
حنا سے ہاتھ خالی
اور چوڑی سے کلائی
نہ میرے پاس تھے تم
اور نہ میرے شہر سے گزرے
میں کیا افشاں لگاتی
مانگ میں سیندور بھرتی
رنگ اور خوشبو پہنتی
چاند کی جانب نظر کرتی
کہ میری لذتِ دیدار تو تم ہو!
مرا تہوار تو تم ہو!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

یہ بارش خوبصورت ہے
اک عرصے بعد
میری روح میں
سیراب ہونے کی تمنا جاگ اٹھی ہے
مگر بادل کے راستے میں
بہت سے پیڑ آتے ہیں
میں پل بھر کے لیے شاداب ہوں
اور اپنی باقی عمر
پھر صحرا میں کاٹوں؟
میں اپنی پیاس پر راضی رہوں گی
مرے آنسو مرے دل کی کفالت کے لیے کافی رہیں گے

allurdubooks.blogspot.com

مگر اس دل کی ویرانی

تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے
اور اس کی خوش اثر حدت
مرے اندر طلسمی رنگ پھولوں کی نئی دنیا کھلانے میں مگن ہے
تمہارے لب پہ میرے نام کا تارہ چمکتا ہے
تو مری روح ایسے جگمگا اٹھتی ہے
جیسے آئینے میں چاند اتر آئے
مری پلکوں سے آنسو چوم کر
تم نے انہیں موتی بنانے کی جو ضد کی ہے
وہ ضد مجھ کو بہت اچھی لگی ہے
بہت خوش ہوں
کہ میرے سر پہ چادر رکھنے والا ہاتھ
میرے ہاتھ میں پھر آ گیا ہے
یہ پھول اور یہ ستارے اور یہ موتی
مجھ کو قسمت سے ملے ہیں
اور اتنے ہیں کہ گنتی میں نہیں آتے
مگر اس دل کی ویرانی......!
مگر اس دل کی ویرانی......!

allurdubooks.blogspot.com

غزل

سلا رہا تھا نہ بیدار کر سکا تھا مجھے
وہ جیسے خواب میں محسوس کر رہا تھا مجھے

یہی تھا چاند اور اس کو گواہ ٹھہرا کر
ذرا سا یاد تو کر تو نے کیا کہا تھا مجھے

تمام رات مری خواب گاہ روشن تھی
کسی نے خواب میں اک پھول دے دیا تھا مجھے

وہ دن بھی آئے کہ خوشبو سے میری آنکھ کھلی
اور ایک رنگ حقیقت میں چھو رہا تھا مجھے

allurdubooks.blogspot.com

میں اپنی خاک پہ کیسے نہ لوٹ کر آتی
بہت قریب سے کوئی پکارتا تھا مجھے

درونِ خیمہ ہی میرا قیام رہنا تھا
تو میرِ فوج نے لشکر میں کیوں لیا تھا مجھے

غزل

تھک گیا ہے دلِ وحشی مرا فریاد سے بھی
جی بہلتا نہیں اے دوست تری یاد سے بھی

اے ہوا کیا ہے جو اب نظمِ چمن اور ہوا
صید سے بھی ہیں مراسم ترے، صیاد سے بھی

کیوں سرکتی ہوئی لگتی ہے زمیں یاں ہر دم
کبھی پوچھیں تو سبب شہر کی بنیاد سے بھی

برق تھی یا کہ شرارِ دلِ آشفتہ تھا
کوئی پوچھے تو مرے آشیاں برباد سے بھی

بڑھتی جاتی ہے کششِ وعدہ گہِ ہستی کی
اور کوئی کھینچ رہا ہے عدم آباد سے بھی

allurdubooks.blogspot.com

غزل

جشن سا آٹھ پہر دل میں ہے
کتنی یادوں کا شہر دل میں ہے

تجھ سے ملنے کی سرخوشی کے ساتھ
ایک اداسی کی لہر دل میں ہے

ہے ازل سے رخِ فلک نیلا
کس قیامت کا زہر دل میں ہے

دھوپ نکلی ہوئی ہے برف کے بعد
کون یہ صبح چہر دل میں ہے

allurdubooks.blogspot.com

خشک ہوتی نہیں کسی موسم
غم کی اک ایسی نہر دل میں ہے

حیف ہے ایسی میزبانی پر
حسرتِ سیرِ دہر دل میں ہے

غزل

حرف تازہ نئی خوشبو میں لکھا چاہتا ہے
باب اک اور محبت کا کھلا چاہتا ہے

ایک لمحے کی توجہ نہیں حاصل اس کی
اور یہ دل کہ اسے حد سے سوا چاہتا ہے

اک حجاب تہہ اقرار ہے مانع ورنہ
گل کو معلوم ہے کیا دست صبا چاہتا ہے

ریت ہی ریت ہے اس دل میں مسافر میرے
اور یہ صحرا تیرا نقش کف پا چاہتا ہے

یہی خاموشی کئی رنگ میں ظاہر ہو گی
اور کچھ روز، کہ وہ شوخ کھلا چاہتا ہے

رات کو مان لیا دل نے مقدر لیکن
رات کے ہاتھ پہ اب کوئی دیا چاہتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

تیرے پیمانے میں گردش نہیں باقی ساقی
اور تری بزم سے اب کوئی اٹھا چاہتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

غزل

چپ رہتا ہے وہ اور آنکھیں بولتی رہتی ہیں
اور کیا کیا بھید نظر کے کھولتی رہتی ہیں

وہ ہاتھ مرے اندر کیا موسم ڈھونڈتا ہے
اور انگلیاں کیسے خواب ٹٹولتی رہتی ہیں

اک وقت تھا جب یہی چاند تھا اور سناٹا تھا
اور اب یہی شامیں موتی رولتی رہتی ہیں

یاد آتی ہیں اس کی پیار بھری باتیں شب بھر
اور سارے بدن میں امرت گھولتی رہتی ہیں

allurdubooks.blogspot.com

غزل

وقتِ رخصت آ گیا ، دل پھر بھی گھبرایا نہیں
اس کو ہم کیا کھوئیں گے جس کو کبھی پایا نہیں

زندگی جتنی بھی ہے اب مستقل صحرا میں ہے
اور اس صحرا میں تیرا دور تک سایہ نہیں

میری قسمت میں فقط دُردِ تہہ ساغر ہی ہے
اول شب جام میری سمت وہ لایا نہیں

تیری آنکھوں کا بھی کچھ ہلکا گلابی رنگ تھا
ذہن نے میرے بھی اب کے دل کو سمجھایا نہیں

کان بھی خالی ہیں میرے اور دونوں ہاتھ بھی
اب کے فصلِ گل نے مجھ کو پھول پہنایا نہیں

allurdubooks.blogspot.com

یہ کیسا خلا ہے

یہ کیسا خلا ہے
جو خوابوں کے رستے مری روح میں آگیا ہے
میں جس پھول بن میں
ہری گھاس پر تتلیاں چن رہی تھی
وہ گرش گیہ میرے قدموں سے کیسے جدا ہو گیا
میں جس آسماں کے
ستاروں میں اپنا ستارہ الگ کر رہی تھی
وہ تاروں بھری چھت مرے سر سے کیوں ہٹ گئی
زمیں پر ہوں اور میں نہ زیرِ فلک
نہ دھڑکا ہے دل کو نہ کوئی کسک
ترے ساتھ ہوں اور نہ ترے بغیر
جئے جا رہی ہوں میں اپنے بغیر

allurdubooks.blogspot.com

ہوا جامِ صحت تجویز کرتی ہے

مجھے معلوم تھا

یہ دن بھی دکھ کی کوکھ سے پھوٹا ہے

میری ماتمی چادر

نہیں تبدیل ہوگی آج کے دن بھی

جو را کھ اُڑتی تھی خوابوں کی بدن میں

یونہی آشفتہ رہے گی

اور اداسی کی یہی صورت رہے گی!

میں اپنے سوگ میں ماتم کناں

یوں سر بہ زانو رات تک بیٹھی رہوں گی

اور مرے خوابوں کا پرسہ آج بھی کوئی نہیں دے گا......!

allurdubooks.blogspot.com

مگر یہ کون ہے

جو یوں مجھے باہر بلاتا ہے

بڑی نرمی سے کہتا ہے

کہ اپنے حجرۂ غم سے نکل کر باغ میں آؤ

ذرا باہر تو دیکھو!

دور تک سبزہ بچھا ہے

اور ہری شاخوں پہ نارنجی شگوفے مسکراتے ہیں

ملائم سبز پتوں پر پڑی شبنم

سنہری دھوپ میں، ہیرے کی صورت جگمگاتی ہے

درختوں میں چھپی ندی

بہت دھیمے سروں میں گنگناتی ہے

چمکتے زرد پھولوں سے لدی، ننھی پہاڑی کے عقب میں

نقرئی چشمہ خوشی سے کھلکھلاتا ہے

پرندِ خوش گلو

شاخِ شگفتہ پر چہکتا ہے

گھنے جنگل میں بارش کا غبارِ سبز

سطحِ شیشۂ دل پر

ملائم انگلیوں سے مرحبا کے لفظ لکھتا ہے

کوئی آتا ہے

آ کر چادرِ غم کو بڑی آہستگی سے

میرے شانوں سے ہٹا کر

سات رنگوں کا دوپٹہ کھول کر مجھ کو اڑھاتا ہے

میں کھل کر سانس لیتی ہوں

مرے اندر

کوئی پیروں میں گھنگھرو باندھتا ہے

رقص کا آغاز کرتا ہے

مرے کانوں کے آویزوں کو یہ کس نے چھوا

جس سے لویں پھر سے گلابی ہو گئی ہیں

کوئی سرگوشیوں میں پھر سے میرا نام لیتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

فضا کی نغمگی آواز دیتی ہے

ہوا جامِ صحت تجویز کرتی ہے

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

نظم

گلہ کیسا

اسیرِ شامِ تنہائی سے یہ آخر گلہ کیسا
تجھے تو علم تھا زنجیر کا میری
جو پیروں میں بھی ہے
اور روح پر بھی
میں اپنے بخت کی قیدی ہوں
میری زندگی میں
نرم آوازوں کے جگنو کم چمکتے ہیں
فصیلِ شہرِ غم پر خوش صدا طائر
کہاں آ کر ٹھہرتے ہیں
تری آواز کا ریشم میں کیسے کاٹ سکتی تھی
مرے بس میں اگر ہوتا
تو ساری عمر
اس ریشم سے اپنے خواب بنتی
اور اس رم جھم کے اندر بھیگتی رہتی!
تجھے تو میرے دکھ معلوم تھے جاناں!
یہ کس لہجے میں تو رخصت ہوا ہے!

allurdubooks.blogspot.com

ایک ساؤنڈ پروف نظم

بہت خوش شکل ہے یہ گھر
طلسمی ہے فضا اس کی

دریچوں کا ہے رخ دریا کی جانب
اور دروازے بھی اکثر باغ کے پہلو میں کھلتے ہیں!
عروس نو کے خوابوں کی طرح نقشین ہے ہر کمرہ
اور ان کے وسط میں المانوی شمعیں سحر تک جھلملاتی ہیں
بہت آراستہ مہمان خانے میں
طلائی قاب میں رکھے ہوئے اثمار تازہ، سبز و عنابی
منقش جام سیمیں میں شراب کہربائی
اور کف دہلیز سے لے کر
مکینوں کے نگاریں حجلہ گاہ خواب
اور دیوان خانے تک
بچھے غالیچۂ شیراز و روما
آپ کے قدموں کی آہٹ اس طرح سے جذب کرتے ہیں
کہ جیسے خانہ زاد تاج
محلوں میں چھپے رازوں کو اپنے گنگ سینوں میں۔
مکیں سرگوشیوں میں بات کرتے ہیں
صدائے شام کا زخمی پرندہ
شیشۂ در سے برابر سر ٹکراتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

لیکن باریابی کی کوئی صورت نہیں بنتی

دریچوں پر کبھی

بارش کی ننھی سی ہتھیلی کی جھلک

مجھ کو دکھائی دے بھی جاتی ہے

مگر دستک نہیں آتی

جہاں میں ہوں

وہاں آواز کو رستہ نہیں ملتا!

یہاں سے ایک شب کے فاصلے پر

دورِ آزادی کی مورت کے جلو میں

شاہراہ شرقِ اول پر

طلسمی رنگ، جادوئی فضا

اک اور بستی ہے

جہاں دنیائے سوم کے

کسی کوچے سے آتے بین کو

پروانہ راہداری عظمیٰ نہیں ملتا

جہاں ہم ہیں

وہاں آواز کو رستہ نہیں ملتا!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

خوشبو میں بسا ہوا یہ لمحہ
دستک مرے دل پہ دے رہا ہے
اور ڈھونڈ رہا ہے میرے اندر
اک شاخِ بہار رنگ جس میں
اقرار کے پھول کھل رہے ہیں!

میں کیسے کروں یہ در کشادہ
اس پر تو وہ قفل پڑ چکا ہے
جس کے لیے سارے اسم بیکار
یہ میرے ستارے کی طرح ہے
تاریک ، اداس ، غیر آباد!

allurdubooks.blogspot.com

اے میرے خدا ، مرے بدن میں
ہمت نہیں اب شکستگی کی
شیشے کی طرح ہے اس کا دل بھی
اک ٹھیس سے ٹوٹنے کا ڈر ہے
مالک ہے تو آب و باد و گِل کا
قادر ہے ہماری قسمتوں پر
اتنی سی دعا ہے میری تجھ سے

یا اس کے ارادے کو بدل دے!

یا میرے ستارے کو بدل دے!

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

غزل

اک عجیب رو تھی خیال میں مرے آ گئی
کسی اور قرن سے حال میں مرے آ گئی

یہ تری نگاہ ستارہ ساز کا ہے اثر
یہ جو روشنی خدوخال میں مرے آ گئی

مری عمر نہیں دکھ میں فرق پڑا ہے یہ
یہ کمی سی جو مہ و سال میں مرے آ گئی

وہ جواب دے کے بھی دیر تک رہا سوچتا
کوئی بات ایسی سوال میں مرے آ گئی

ترے ساتھ اڑنے کا سوچ کر ہی میں کھل گئی
کوئی لہر سی پر و بال میں مرے آ گئی

کبھی زندگی میں منافقت نہیں کر سکی
یہ کمی بھی فرد وبال میں مرے آ گئی

allurdubooks.blogspot.com

کبھی پیچھے ظلم کے بھاگنا مجھے پڑ گیا
کبھی خود یہ تیتری جال میں مرے آ گئی

allurdubooks.blogspot.com

غزل

خوشی کی بات ہے یا دکھ کا منظر دیکھ سکتی ہوں
تری آواز کا چہرہ میں چھو کر دیکھ سکتی ہوں

ابھی تیرے لبوں پہ ذکرِ فصلِ گل نہیں آیا
مگر اک پھول کھلتے اپنے اندر دیکھ سکتی ہوں

مجھے تیری محبت نے عجب اک روشنی بخشی
میں اس دنیا کو اب پہلے سے بہتر دیکھ سکتی ہوں

کنارہ ڈھونڈنے کی چاہ تک مجھ میں نہیں ہو گی
میں اپنے گرد اک ایسا سمندر دیکھ سکتی ہوں

خیال آتا ہے آدھی رات کو جب بھی ترا دل میں
اترتا ایک صحیفہ اپنے اوپر دیکھ سکتی ہوں

وصال و ہجر اب یکساں ہیں، وہ منزل ہے الفت میں
میں آنکھیں بند کر کے تجھ کو اکثر دیکھ سکتی ہوں

allurdubooks.blogspot.com

ابھی تیرے سوا دنیا بھی ہے موجود اس دل میں
میں خود کو کس طرح تیرے برابر دیکھ سکتی ہوں

allurdubooks.blogspot.com

غزل

بھولا نہیں دل عتاب اس کے
احسان ہیں بے حساب اس کے

آنکھوں کی ہے ایک ہی تمنا
دیکھا کریں روز خواب اس کے

ایسا کوئی شعر کب کہا ہے
جو ہو سکے انتساب اس کے

اپنے لیے مانگ لوں خدا سے
حصے میں جو ہیں عذاب اس کے

ویسے تو وہ شوخ ہے بلا کا
اندر ہیں بہت حجاب اس کے

allurdubooks.blogspot.com

تین شعر

پیراہنِ غم سیا ہے کس نے
خوابوں کو کفن دیا ہے کس نے

جب گھر میں رکھی ہوئی ہو میت
پھر جشن بپا کیا ہے کس نے

اوروں پہ جو لوگ سائباں تھے
بے گھر انہیں کر دیا ہے کس نے

allurdubooks.blogspot.com

غزل

دل میں آئی رات
چھوٹی سی اک بات

اب کے پروائی
لائی کیا سوغات

پھولوں بھرا رستہ
اور کسی کا ساتھ

اس نے تھام لیا
چوم کے میرا ہات

آنگن میں اتری
تاروں کی بارات

جیون میں آئی
پورے چاند کی رات

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

تن من جل تھل ہے
یہ کیسی برسات

اس کی یاد میں گم
میں، خوشبو اور رات

allurdubooks.blogspot.com

غزل

جیسے مشام جاں میں سمائی ہوئی ہے رات
خوشبو میں آج کس کی نہائی ہوئی ہے رات

سرگوشیوں میں بات کریں ابر و باد و خاک
اس وقت کائنات پہ چھائی ہوئی ہے رات

ہر رنگ جس میں خواب کا گھلتا چلا گیا
کس رنگ سے خدا نے بنائی ہوئی ہے رات

پھولوں نے اس کا جشن منایا زمین پر
تاروں نے آسماں پہ سجائی ہوئی ہے رات

allurdubooks.blogspot.com

وہ چاند چھپ چکا ہے مگر شہر دید نے
اب تک اسی طرح سے بسائی ہوئی ہے رات

صبح جمال یار کے جادو کو دیکھ کے
ہم نے نظر سے اپنی چھپائی ہوئی ہے رات

نظم

زمستاں کی اک ریشمیں شام تھی
مرے گھر کے سارے دریچے
تری نرم دستک کے یوں منتظر تھے
کہ جیسے ازل سے تری آہٹوں سے شناسا ہیں
خواب گہ سے فضا
کمرۂ میزبانی تلک
تازہ نرگس کی خوشبو سے گلنار تھی
تو نے دہلیز پر پاؤں رکھا ہی تھا
کہ مرے گھر کے سارے دیئے جل اٹھے
رنگ اور روشنی اور خوشبو کا سیلاب تھا
جو بہائے لئے جا رہا تھا ہمیں!
دیر تک گفتگو سے چراغاں رہا
موسموں پر،
سیاست پہ
کارِ جہاں اور کارِ سماوات پر
پر وہ اک لفظ جو
تیرے دل میں کھلا
اور مرے خواب میں
ان چھوا ہی رہا!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

تمہارے جانے کے بعد میں نے
وہ شام آنچل میں باندھ لی
اور اس کی خوشبو کے ساتھ
باقی تمام شب اس طرح بسر کی
کہ جیسے بارش کے بازوؤں میں
بہار کی اولیں کونپل
تمہارے لہجے کی نرم شبنم
مجھے بھگوتی رہی ہے شب بھر
تمہاری باتوں کی سبز مہکار، اپنے اندر
مجھے سموتی رہی ہے شب بھر
تمہارے ہاتھوں کا لمس پیہم
مرے بدن کو گلاب کرتا رہا ہے شب بھر
زمین کو ماہتاب کرتا رہا ہے شب بھر

allurdubooks.blogspot.com

نظم

جب شام کے ہاتھوں میں
اک جام نگاریں ہو
اور رات کے لہجے میں
ہلکا سا سرور آئے
اور اس کی بہت گہری
آنکھوں میں گلابی ہو
اس وقت یہ پیاسا دل
جب بات کرے اس سے
مدہوش نہ ہو کیوں کر
آنکھوں کی طرح جس کی
آواز میں سرخی ہو!

allurdubooks.blogspot.com

تمہاری ہنسی

یہ تمہاری ہنسی
روشنی سے بھری
چاندنی میں ڈھلی
رنگ سے تازہ رو
عشق سے مشک بو
جب بھی دل نے سنی
رقص کرنے لگا
روح میں جیسے قوسِ قزح کھنچ گئی
آج بھی اس ہنسی کے وہی رنگ تھے
آج بھی روشنی کی وہی چھوٹ تھی
آج بھی اس کی خوشبو جنوں خیز تھی
پر کوئی بات تھی جس سے خالی تھی یہ
آج تو میری صورت، سوالی تھی یہ

allurdubooks.blogspot.com

نئے سال کی دعا

خدا کرے کہ نیا سال تیرے دامن میں
وہ سارے پھول کھلا دے
کہ جن کی خوشبو نے
ترے خیال میں شمعیں جلائی رکھی تھیں!

allurdubooks.blogspot.com

یہ پیاس سماعت کی

حلقوم سماعت میں
اگ آئے ہیں اب کانٹے
آواز کا اک قطرہ
لیکن نہیں مل پاتا
شبنم ترے لہجے کی
کس بن میں اترتی ہے
نم تیری ہنسی کا اب
کس تن کو بھگوتا ہے
میں پیاس سے بیکل ہوں
اور تیرے تکلم کا
اک گھونٹ نہیں ملتا
اس قحط صدا میں دل
اب کے نہ کھلے شاید
یہ پیاس سماعت کی
جاں لے کے ٹلے شاید

IqbalCyberLibrary All rights reserved. 2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

غزل

صحرا کی طرح تپی ہوئی برف
کیا آگ سے ہے بنی ہوئی برف!

پتھر کی سیاہ رو سڑک پر
شیشے کی طرح بچھی ہوئی برف

ہے شام کی سرمئی ردا پر
چمپا کی طرح ٹکی ہوئی برف

اندر سے سراپا آگ ہوں میں
باہر سے مگر جمی ہوئی برف

ہیں چست قبا شجر ہی ، یا ہے
ہمراہ بدن سلی ہوئی برف

لگتا ہے کہ شب دمک رہی ہے
مہتاب ہے اور کھلی ہوئی برف

allurdubooks.blogspot.com

مجھ پہ کوئی ریت آ کے ڈالے
ویرانے میں ہوں پڑی ہوئی برف

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

غزل

ظلم کے ہاتھوں اذیت میں ہے جس طرح حیات
ایسا لگتا ہے کہ اب حشر ہے کچھ دیر کی بات

روز اک دوست کے مرنے کی خبر آتی ہے
روز اک قتل پہ جس طرح کہ مامور ہے رات

خیمۂ غیر سے منگوائے ہوئے یہ مخبر
رن پڑے گا تو گھڑی بھر کو نہ دے پائیں گے سات

کس طرح جان سکے طائرک نو آموز
کون ہے جال کُشا، کون لگائے ہوئے گھات!

آستینوں میں چھپائے ہوئے ہر اک خنجر
اور گفتار کی بابت میں ہیں سب قند و نبات

allurdubooks.blogspot.com

غزل

سلگ رہا ہے مرا شہر ، جل رہی ہے ہوا
یہ کیسی آگ ہے جس میں پگھل رہی ہے ہوا

یہ کون باغ میں خنجر بدست پھرتا ہے
یہ کس کے خوف سے چہرہ بدل رہی ہے ہوا

شریک ہو گئی سازش میں کس کے کہنے پر
یہ کس کے قتل پہ اب ہاتھ مل رہی ہے ہوا

پرندے سہمے ہوئے ہیں درخت خوف زدہ
یہ کس ارادے سے گھر سے نکل رہی ہے ہوا

allurdubooks.blogspot.com

غزل

نہ بجھ رہی ہے نہ اب کے بھڑک رہی ہے ہوا
ہمارے دل کی طرح سے تپک رہی ہے ہوا

رکھی ہے ہر اک گھر کے صحن میں میت
سو وقفے وقفے سے جیسے سسک رہی ہے ہوا

رکھی تھی شہر کی بنیاد کیسے لوگوں نے
یہ کون لوگ ہیں جن میں بھٹک رہی ہے ہوا

سحر کچھ اور تھا اور اب یہ حال باغ کا ہے
کہ پاؤں رکھتے ہوئے بھی ٹھٹھک رہی ہے ہوا

allurdubooks.blogspot.com

یہ باغباں ہیں کہ گل چیں ، ندیم یا صیاد
کہ ان سے ہاتھ ملاتے جھجک رہی ہے ہوا

بریدہ جانی پہ بھی شہر سانس لیتا ہے
بہت سے لوگوں کے دل میں کھٹک رہی ہے ہوا!

غزل

کیوں مجھ پہ ہوا ہے مہرباں تو
اک ذرۂ خاک ، اور کہاں تو

میں دھوپ کی عادی ہو چلی تھی
کیوں مجھ پہ بنا ہے سائباں تو

میں تیری زمین نصف شب ہوں
تاروں سے بھرا میرا آسماں تو

ایسے ہی ہماری سوچ یکجان
میں نطق ترا ، مری زباں تو

allurdubooks.blogspot.com

تیار ہوں میں سفر کو لیکن
کشتی کا اٹھائے بادباں تو

کتنا بھی ہو میرا سخت لہجہ
دیبا و حریر و پرنیاں تو

اک عام غریبِ شہر ہوں میں
کیا سن کے کرے گا داستاں تو

پتھر میں گلاب دیکھتا ہوں
کس درجہ ہے مجھ سے خوش گماں تو

اب تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے
ضائع کروں میں ، نہ رائیگاں تو

allurdubooks.blogspot.com

غزل

رکی ہوئی ہے ابھی تک بہار آنکھوں میں
شبِ وصال کا جیسے خمار آنکھوں میں

مٹا سکے گی اسے گردِ ماہ و سال کہاں
کھنچی ہوئی ہے جو تصویرِ یار آنکھوں میں

بس ایک شب کی مسافت تھی اور اب تک ہے
مہ و نجوم کا سارا غبار آنکھوں میں

ہزار صاحبِ رخشِ صبا مزاج آئے
بسا ہوا ہے وہی شہ سوار آنکھوں میں

وہ ایک تھا پہ کیا اس کو جب تہہ تلوار
تو بٹ گیا وہی چہرہ ہزار آنکھوں میں

allurdubooks.blogspot.com

ایک خالی دوپہر

میں باہر کی تمازت سے
جھلس کر آئی تو دیکھا
مرے گھر میں بھی ویسی دھوپ میری منتظر تھی!
کسی آواز نے ماتھا مرا چوما
نہ کوئی دلربا لہجہ
مجھے بانہوں میں لے پایا
حصولِ رزق کی گہری مشقت میں
اٹھائے جانے والے زخم پر
کوئی صدا مرہم فشاں تھی
اور نہ کوئی لفظ ہی اس کارفوگر تھا
میں جس آواز سے لبریز رہتی تھی
اسی کے ایک جرعے کو ترستی تھی
مرے ہاتھوں میں اک ٹوٹے ہوئی پوجا کی تھالی تھی
مری شاموں کی طرح آج میری دوپہر بھی
تجھ سے خالی تھی!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

آغاز بہار سے ہی اب کے
یہ کیسا گلاب کھل گیا ہے
سارے جنگل میں روشنی ہے
پتے پتے پہ تازگی ہے
ہر نوک گیاہ پہ ہے شبنم
اک نغمگی ہے ہوا کے تن میں
اک رقص کی کیفیت بدن میں

allurdubooks.blogspot.com

نظم

ترے لہجے میں اب کی بار
ایسی شانتی تھی
جو اک گہرے تذبذب سے نکل کر
ذہن میں ایک فیصلے کے بعد آتی ہے
تذبذب سے نکلنا اس قدر آساں نہیں جاناں!
یہ وہ جنگل ہے
جس میں راستے اک دوسرے کو کاٹ دیتے ہیں
مسافر اک قدم آگے بڑھاتا ہے
تو سو خدشات دامن تھام لیتے ہیں
کوئی رستہ دکھانے کا کہاں سوچے
چراغوں کا تو کیا کہنا
یہاں تو جگنوؤں پہ شک گزرتا ہے
سو ایسے گھپ اندھیرے میں
یقیں کی شمع کس نے آ کے تیرے دل میں روشن کی
ترے چہرے پہ اب کی بار
کیسی روشنی تھی!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

جان!
کیا بات ہے
کس تذبذب میں ہو
فیصلے پر پہنچنے میں کیا بات مانع ہوئی
اور اگر فیصلے پر پہنچ ہی گئے ہو
تو پھر اس کا دکھ تو نہیں
اور دکھ ہے تو پھر
لوٹنے کی گھڑی
ہاتھ میں ہے ابھی
گرچہ اب شام ہے
اور جنگل قریں
پھر بھی تنہائی کا وقت کٹ جائے گا
راستے میں اب اتنی مسافت نہیں
عمر کی رات کے
آخری پہر میں
میں بھی ہوں
تم بھی ہو!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

"دعا کرنا

مرے حق میں دعا کرنا"

بچھڑتے وقت اس نے ایک ہی فقرہ کہا تھا

اسے کیا علم

میرے حرف سے تاثیر کب کی اٹھ چکی ہے!

دعا کا پھول

میرے لب پہ کھلتے ہی

اچانک ٹوٹ جاتا ہے

میں کس خوشبو کو اس کے ہاتھ پر باندھوں

مجھے خوشبو سے ڈر لگنے لگا ہے!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

گلے سے اپنے لگائے مجھ کو

سمیٹ کر اپنے بازوؤں میں

وہ ایک بچے کی طرح مجھ کو تھپک رہا تھا

اور اپنی خواب آفریں سرگوشیوں میں مجھ سے یہ کہہ رہا تھا

ابھی نہ تھکنا!

ابھی نہ تھکنا!

مرے مسافر!

میں جانتی ہوں

ابھی سفر ابتدا ہوا ہے

ابھی مسافت کی حد بھی لکھی نہیں گئی ہے

ابھی تو جنگل میں راستہ ڈھونڈنا پڑے گا

ابھی تو رستے میں شام ہو گی

یہ شام بھی بے چراغ ہو گی!

ابھی تو صحرا کی دھوپ میں ننگے پاؤں چلنا پڑے گا مجھ کو

شجر ملے گا نہ سر پہ بادل کا سائباں کوئی تان دے گا

تری جھلک کا ابھی بہت انتظار کرنا پڑے گا مجھ کو

ابھی تو کچے گھڑے پہ دریا کو پار کرنا پڑے گا مجھ کو

allurdubooks.blogspot.com

مرے مسافر!
میں جانتی ہوں
سفر کی ساری صعوبتوں کو میں جانتی ہوں
مگر مری آنکھ میں جو یہ راکھ اڑ رہی ہے
یہ گرد جو میرے خال و خد پر جمی ہوئی ہے
قبائے تن تک نہیں رکی ہے
شکستگی میری روح میں ہے!
تھکن جو پچھلے سفر کی ہے
میری ہڈیوں میں اتر چکی ہے!

allurdubooks.blogspot.com

سیمیا

چارہ گر حیران ہے!

تپ سے تن جھلسا ہوا
نبض ناہموار، دل ڈوبا ہوا
ضعف سے سر اک طرف
زخم سارے تازہ رو
پھر بھی چہرہ پھول کی صورت مرا شاداب ہے!

اس کا کیا معلوم
کس شبنم نے اس پر رات بھر
اپنے لب رکھے رہے
اس کو کیا معلوم
کس بارش نے اس کو سارا دن
اپنے ہاتھوں پر رکھا

اس کو کیا معلوم
اک صحرا نصیب
اک توجہ کی نظر سے کس قدر سیراب ہے!
زندگی کا حسن سارا

allurdubooks.blogspot.com

روح کی ساری نمو

عشق کا اعجاز ہے!

خار سے لے کر

رگ گل

اور رگ جاں سے دل جاناں تلک

نامیہ کی ایک ہی قوت بروئے کار ہے

عشق اور اس کا فسوں!

"آگ کو گلزار کرسکتا ہے"۔

موت کو انکار کرسکتا ہے!

allurdubooks.blogspot.com

غزل

دیکھ کر دانہ جو آئے ہیں سرِ شاخ پرند
رت بدلنے پہ تو یوں بھی نہیں رہنے والے

شہر ویرانی میں صحرا و بیاباں سے بڑھا
اب تو یاں اہلِ جنوں بھی نہیں رہنے والے

خاک ہو جائیں گے قاتل بھی یہاں تیغ بدست
اور غلطیدہ بخوں بھی نہیں رہنے والے

نیم بسمل ہی سہی ہیں تو میسر تجھ کو
پھر تو یہ صید زبوں بھی نہیں رہنے والے

وقت ایسا ہے کہ اب حشر ہے کچھ دیر کی بات
مطمئن اہلِ سکوں بھی نہیں رہنے والے

allurdubooks.blogspot.com

غزل

جز طلب اس سے کیا نہیں ملتا
وہ جو مجھ سے ذرا نہیں ملتا

جان لینا تھا اس سے مل کے ہمیں
بخت سے تو سوا نہیں ملتا

زخم کھلنے کے منتظر کب سے
اور لمس ہوا نہیں ملتا

کس قدر بدنصیب بادل ہیں
جن کو دستِ دعا نہیں ملتا

میرا مسلک نہیں قصاص مگر
کیا مجھے خوں بہا نہیں ملتا

بستیاں آخری دموں پر ہیں
اور حرفِ شفا نہیں ملتا

allurdubooks.blogspot.com

ایک آسیب کے مکان میں ہوں
اور رد بلا نہیں ملتا

allurdubooks.blogspot.com

غزل

تاروں کے لیے بہت کڑی تھی
یہ رخصتِ ماہ کی گھڑی تھی

ہر دل پہ ہزار نیل نکلے
دنیا کے پھول کی چھڑی تھی!

واں ڈھیر تھا پتھروں کا تیار
یاں پھول کی ایک پنکھڑی تھی

دریا مرے سامنے تھا لیکن
میں پیاس سے جاں بلب کھڑی تھی

دیکھوں گی میں آج اس کا چہرہ
کل خواب میں روشنی بڑی تھی

تھا جھوٹ امیر و تخت آرا
سچائی صلیب پر گڑی تھی

allurdubooks.blogspot.com

غزل

رخصت کی کسک رہی ہے اب تک
اک شام سلگ رہی ہے اب تک

شب کس نے یہاں قدم رکھا تھا
دہلیز چمک رہی ہے اب تک

ماتھے پہ وہ لب تھے ثانیہ بھر
اور روح مہک رہی ہے اب تک

دیکھا تھا یہ کس نظر سے اس نے
تصویر دمک رہی ہے اب تک

جو بات کہی نہیں تھی اس سے
لہجے میں کھنک رہی ہے اب تک

کب کا ہوا خالی ساغر شام
مے ہے کہ چھلک رہی ہے اب تک

allurdubooks.blogspot.com

بن عکس یہی کیسی جگمگاہٹ
شیشے سے جھلک رہی ہے اب تک

وہ چشم کہ باغ آشنا ہے
جنگل میں بھٹک رہی ہے اب تک

دونوں کے لبوں تک آتے آتے
اک بات اٹک رہی ہے اب تک

بارش کی ہے چاہ شاخ کو اور
بادل سے جھجک رہی ہے اب تک

allurdubooks.blogspot.com

شانوں پہ نہیں وہ ہاتھ لیکن
چادر سی سرک رہی ہے اب تک

غزل

لو چراغوں کی کل شب اضافی رہی
روشنی تیرے چہرے کی کافی رہی

اپنے انجام تک آ گئی زندگی
یہ کہانی مگر اختلافی رہی

ہے زمانہ خفا تو بجا ہے کہ میں
اس کی مرضی کے بالکل منافی رہی

ایسے محتاط ، ایسے کم آمیز سے
اک نظر بھی توجہ کی کافی رہی

صبح کیا فیصلہ حاکم نو کرے
جشن کی رات تک تو معافی رہی

allurdubooks.blogspot.com

غزل

تارِ مژگاں نہیں مل رہا تھا
زخم کس یاد کا سِل رہا تھا

برف میں روشنی گھل رہی تھی
وہ مجھے خواب میں مل رہا تھا

کچھ عجب روشنی باغ میں تھی
پھول کس رنگ کا کھل رہا تھا

سامنے تھا وہ اور دونوں چپ تھے
اب نہ ہم تھے نہ وہ دل رہا تھا

allurdubooks.blogspot.com

رنگ و روغن کی باتیں محل میں
شہر بنیاد سے ہل رہا تھا

غزل

آنکھوں نے کیسے خواب تراشے ہیں ان دنوں
دل پر عجیب رنگ اترتے ہیں ان دنوں

رکھ اپنے پاس اپنے مہ و مہر اے فلک
ہم خود کسی کی آنکھ کے تارے ہیں ان دنوں

دستِ سحر نے مانگ نکالی ہے بارہا
اور شب نے آ کے بال سنوارے ہیں ان دنوں

اس عشق نے ہمیں ہی نہیں معتدل کیا
اس کی بھی خوش مزاجی کے چرچے ہیں ان دنوں

اک خوشگوار نیند پہ حق بن گیا مرا
وہ رت جگے اس آنکھ نے کاٹے ہیں ان دنوں

وہ قحطِ حسن ہے کہ سبھی خوش جمال لوگ
لگتا ہے کوہ قاف پہ رہتے ہیں ان دنوں

allurdubooks.blogspot.com

سنڈریلا (Unisited)

کھلی آنکھوں یہ کیسا خواب میرے سامنے ہے
دیئے آنگن سے لے کر آسماں تک
گلاب تازہ کی خوشبو چمن سے صحن جاں تک
بلوریں جام
اور اس میں دہکتی سرخ مے
اور اس کے نشے سے فروزاں ان کا چہرہ
ستاروں سے بنا میر البادہ
سراپا اضطراب اک شاہزادہ
فرش پر شمعیں جلاتا ایک وعدہ
دلوں کے وائلن پر
والز کرتے دو بدن
اور س کے شانوں پر رکھے سر
زندگی سے
نیم سرگوشی میں اک ہی بات دہراتی ہوئی
خوشبوئے لب
اور اس کا جادو
گجر بجتے ہی آدھی رات کا
یہ خواب یکدم ٹوٹ جاتا ہے
ستاروں سے بنا ملبوس میرا

allurdubooks.blogspot.com

پھر خس و خاشاک ہو جاتا ہے

میرا رتھ اچانک ٹوٹ جاتا ہے

مری شیشے کی جوتی رقص گہ میں چھوٹ جاتی ہے!

مگر اگلی سحر

میری طرف

شاہی محل سے

کوئی قاصد

دوسرے پاؤں کی فرقت میں نہیں آتا!

IqbalCyberLibrary.net
All rights reserved.
©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

نظم

چلو اس خواب کو ہم ترک کر دیں
اور آنکھوں یہ سمجھا دیں
کہ ہر تصویر میں ہلکا گلابی رنگ چاہے سے نہیں آتا
بہت سے نقش، نقاشِ ازل ایسے بناتا ہے
کہ جن کا حاشیہ گہرا سیہ
اور نقش ہلکا سرمئی رہتا ہے
اور جن پر کسی بھی زاویئے سے چاند اترے
یہ کبھی روشن نہیں ہوتے
خدا کچھ کام آدھی رات کو کرتا ہے
جب اس کے پیالے میں
سیاہی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا
یہ خاکہ بھی
کسی ایسی ہی ساعت میں بنا ہو گا
ہماری آنکھ میں جو خواب اترا تھا
بہت خوش رنگ لگتا تھا
مگر اس کے دمکنے میں
کئی آنکھیں لہو ہوتیں
کتابوں اور پھولوں سے سجے جس گھر کے آنگن میں
ہم اپنے آپ کو کھلتے ہوئے محسوس کرتے تھے

allurdubooks.blogspot.com

وہاں ک اور گھر بنیاد سے یوں سر اٹھاتا تھا
کہ ہم اندر سے ہل جاتے
مگر چپ چاپ رہتے تھے
یہ چپ دیمک کی صورت ہم کو اک دن چاٹ جاتی!
تمہارے دکھ سے میں واقف ہوں
اور اپنے مقدر کی لکیروں کی بھی محرم ہوں
ہمارے بس میں رنگوں کا چناؤ ہے
نہ خط کا
سو اس تصویر کو تحلیل کر دیں
ہم اپنا کینوس تبدیل کر لیں!

allurdubooks.blogspot.com

نظم

منوہر

کیا واروں تجھ پر

میری جیون تھالی میں تو

شیش نہیں کوئی دیوٹ

بس نیناں رہتے ہیں

جلے ہوئے سپنوں کا تٹ

ماتھے ترے کیا تلک لگاؤں

راکھ بھئی مری مانگ

اوک میں تیری کیا جل ڈاروں

میں سمپورن پیاس!

کچھ شبدوں کے موتی ہیں

پر کیا اس چندر مکھ آگے

تیری جنم گرہ میں موہن

کونسا پھول میں ٹانکوں

من بگیا سونی ہے

اور پرائے پھولوں پر ہے

کیا میرا ادھیکار

بس اک آتما رہتی ہے

جو دان کروں تجھ پر!

allurdubooks.blogspot.com

منوہر

کیا واروں تجھ پر؟

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

نظم

میں اپنی پیاس پر خاموش تھی
اور ریگ صحرا کی طرح سے زندگی کو دھوپ کا ٹکڑا سمجھتی تھی
کبھی سیراب ہونے کی تمنا نے
بدن میں سر اٹھایا بھی
تو اپنے دل سے میں نے معذرت کر لی
کہاں اس سے
کہ اندر آگ کیسی ہی بھڑکتی ہو
مجھے بارش کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا حق نہیں ہے
زباں پر آبلے پڑتے رہیں
لیکن مجھے شبنم نہیں چکھنی
مجھے بادلوں کے ہاتھوں سے کوئی تحفہ نہیں لینا
نمی کی ایک ہی صورت ہے میری زندگی میں
اور وہ آنسو ہے!
مگر جب سے کسی لہجے کے نم نے
میرے دل کی ریت کو آ کر چھوا ہے
مرے اندر
مکمل بھیگ جانے کی تمنا جاگ اٹھی ہے
لہو میں اب مرے بس آتش سیال ہے
اور جسم انگارے کی طرح سے دہکتا ہے

allurdubooks.blogspot.com

مگر کیا بخت ہے میرا

کہ دریا چوم کر میرا کنارہ

چھوڑ دیتا ہے

سراپا تشنگی ہوں

اور بھرا پیالہ لبوں تک لا کے کوئی

کھینچ لیتا ہے!

allurdubooks.blogspot.com

غزل

ایک ہی ہاتھ میں سب کچھ سمٹ آیا شاید
بادشاہت کا زمانہ پلٹ آیا شاید

دل کو دنیا کی ضرورت ہی نہیں پڑنے دی
تیرے لشکر سے اکیلے نبٹ آیا شاید

دفن کر آئی میں جنگل میں خزانہ لیکن
سانپ سا پھر کوئی دل سے لپٹ آیا شاید

اس قدر بھیڑ تھی اس بار بھی رستے میں ترے
کوئی چہرہ، کسی کھڑکی سے ہٹ آیا شاید

لوٹنے والے کو پہچاننا مشکل ٹھہرا
ایک چہرہ ، کئی چہروں میں بٹ آیا شاید

کسی صورت سے ابھی سر کو بچا رکھا تھا
جنگِ بے صرفہ میں لیکن وہ کٹ آیا شاید

IqbalCyberLibrary.net All rights reserved. ©2002-2006
allurdubooks.blogspot.com

نثری نظم

ان دنوں

میری اپنے آپ سے بول چال بند ہے!

میرے اندر ایک بانجھ غصہ

پھنکارتا رہتا ہے

نہ مجھے ڈستا ہے

نہ میرے گرد اپنی گرفت ڈھیلی کرتا ہے

نینوا کی سرزمین

ایک بار پھر سرخ ہے

فرات کے پانی پر

ابن زیاد کے طرف داروں کا ایک بار پھر قبضہ ہے

زمین اور آسمان

ایک بار شِشما ہے کا لہو

وصول کرنے سے انکاری ہیں

اور میرے چہرے پر اب مزید لہو کی جگہ نہیں!

فاتح فوج اور روشنی اور آگ کے فرق کو نہیں سمجھتی!

صحرا کی رات کاٹنے کے لیے انہیں الاؤ کی ضرورت تھی

سو انہوں نے میرے کتب خانے جلا دیئے!

لیکن میں احتجاج بھی نہیں کر سکتی

میرے بالوں میں سرخ اسکارف بندھا ہے

allurdubooks.blogspot.com

اور میرے گلاس میں کوکا کولا ہنس رہا ہے
میرے سامنے ڈالر کی ہڈی پڑی ہوئی ہے!

allurdubooks.blogspot.com

تمہاری سالگرہ پر

یہ چاند اور یہ ابرِ رواں گزرتا رہے
جمالِ شام تہہِ آسماں گزرتا رہے

بھرا رہے تری خوشبو سے تیرا صحنِ چمن
بس ایک موسمِ عنبر فشاں گزرتا رہے

سماعتیں ترے لہجے سے پھول چنتی رہیں
دلوں کے ساز پہ تو نغمہ خواں گزرتا رہے

خدا کرے تری آنکھیں ہمیشہ ہنستی رہیں
دیارِ وقت سے تو شادماں گزرتا رہے

allurdubooks.blogspot.com

میں تجھ کو دیکھ نہ پاؤں تو کچھ ملال نہیں
کہیں بھی ہو تو ، ستارہ نشاں گزرتا رہے

میں مانگتی ہوں تری زندگی قیامت تک
ہوا کی طرح سے تو جاوداں گزرتا رہے

مرا ستارہ کہیں ٹوٹ کر بکھر جائے
فلک سے تیرا خطِ کہکشاں گزرتا رہے

میں تیری چھاؤں میں کچھ دیر بیٹھ لوں اور پھر
تمام راستہ بے سائباں گزرتا رہے

یہ آگ مجھ کو ہمیشہ کیے رہے روشن
مرے وجود سے تو شعلہ ساں گزرتا رہے

میں تجھ کو دیکھ سکوں آخری بصارت تک
نظر کے سامنے بس اک سماں گزرتا رہے

allurdubooks.blogspot.com

ہمارا نام کہیں تو لکھا ہوا ہو گا
مہ و نجوم سے یہ خاکداں گزرتا رہے

میں تیرا ساتھ نہ دے پاؤں پھر بھی تیرا سفر
گلاب و خواب کے ہی درمیاں گزرتا رہے

میں تیرے سینے پہ سر رکھ کے وقت بھول گئی
خیال تیزیِ عمرِ رواں گزرتا رہے!

سلام

گرچہ لکھی ہوئی تھی شہادت امام کی
لیکن مرے حسینؓ نے حجت تمام کی

زینب کی بے ردائی نے سر میرا ڈھک دیا
آغاز صبح نو ہوئی وہ شام ، شام کی

اک خواب خاص چشم محمدؐ میں تھا چھپا
تعبیر نور عین محمدؐ نے عام کی

بچوں کی پیاس مالک کوثر پہ شاق تھی
ساقی کو ورنہ مے کی ضرورت نہ جام کی

حر سا نصیب بادشہوں کو نہیں نصیب
آقا سے مل رہی تھی گواہی غلام کی

دریا پہ تشنہ لب ہیں پہ صحرا میں شاد کام
دنیا عجب ہے ان کے سفر اور قیام کی

allurdubooks.blogspot.com

دے کر رضا جو چہرۂ شبیر زرد ہے
تھی التجائے جنگ یہ کس لالہ فام کی

----------The End---ختم شد----------

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

allurdubooks.blogspot.com